سوانح

حضرت مولانا عبدالقادر رائپوریؒ

از:- مولانا سیّد ابوالحسن علی حسنی ندوی

حضرت مولانا عبدالقادر رائپوری رحمۃ اللہ علیہ اس عہد آخر میں اولیائے کاملین کا نمونہ، شریعت و طریقت کے جامع، احسان و تصوف کے امام، اور تربیت و تزکیۂ نفس کے رموز آشنا تھے، ان کے فیض صحبت، تربیت، اصلاح و ارشاد سے ہندستان و پاکستان کے لاکھوں مسلمانوں کو فائدہ پہنچا، اپنے حلقۂ اثر کی وسعت و عمومیت اور مختلف طبقوں اور متنوع حلقوں کی نمائندگی اور عصر جدید کے رجحانات اور تقاضوں کی واقفیت کے لحاظ سے وہ اپنے معاصرین میں ممتاز اور فیض و تاثیر، مقبولیت اور معرفت و سلوک کے شعبہ میں اولیائے متقدمین کی یادگار تھے۔

تین سو بتیس (۳۳۲) صفحے کی اس کتاب میں حضرت مولانا رائے پوری کی سیرت اور شخصیت، ان کے نمایاں صفات، ان کا انداز تربیت، توازن و جامعیت، تعلق و خلوص و محبت، ہر چیز زندہ و متحرک بن کر سامنے آگئی ہے۔

قیمت ——— مجلد ——— پانچ روپے

ملنے کا پتہ

مکتبۂ اسلام، ۳۷- گوئن روڈ، لکھنؤ

سید محمد ثانی حسنی ایڈیٹر پروپرائٹر و پبلشر نے تنویر پریس میں چھپوا کر دفتر رضوان گوئن روڈ لکھنؤ سے شائع کیا

ورضوان من اللہ اکبر

اور اللہ کی رضامندی سب سے بڑی چیز ہے

ماہنامہ

رضوان

لکھنؤ

مسلم خواتین کا دینی ترجمان

دسمبر

دفتر ماہنامہ "رضوان" لکھنؤ

RIZWAN Lucknow Regd. No. A-197

ہماری

چند اہم کتابیں

زادِ سفر، مترجمہ امۃ اللہ تسنیم، مقدمہ علامہ سید سلیمان ندوی ؒ۔ امام نووی شارح صحیح مسلم کی مقبول کتاب ریاض الصالحین کا سلیس اور عام فہم ترجمہ، جس میں وہ صحیح روایات ہیں جن کا تعلق فضائل اعمال اخلاق اصلاح و تہذیب اور زندگی کے روزمرہ کے احکام و مسائل سے ہے۔ یہ کتاب بہترین دینی مصلح اور مربی و مرشد کا کام کرتی ہے۔ ہر عنوان کے نیچے پہلے قرآن مجید کی آیات مع ترجمہ پھر احادیث ہیں ـــــ مکمل مجلد آٹھ روپے

حسنِ معاشرت مصنفہ والدہ ماجدہ لاانا سید ابوالحسن علی صاحب ندوی۔

مسلمان لڑکیوں کیلئے ایک ایسی کتاب جسمیں دینی ہدایات کیساتھ میکہ سے سسرال تک کے تمام امور خانہ داری سلیقہ شعاری زندگی سہن کے سارے طریقے بتائے گئے ہیں۔

قیمت ۶۲ پیسے

ہمارے حضورؐ بچوں کیلئے اپنے طرز پر ایک نئی آسان اور مفید کتاب جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کو بڑے اچھے پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے جو کچوں کے نصاب میں داخل کرنیکے لائق ہے۔ یہ کتاب امۃ اللہ تسنیم صاحبہ ایڈیٹر رضوان کی قصص الانبیاء کا آخری حصہ ہے قیمت ایکروپیہ پچاس پیسے۔

ملنے کا پتہ

مکتبہ اسلام - گوئن روڈ، لکھنؤ

طرف نائیشنل دہلی آرٹ پریس دہلی میں چھپا

۳۱۵۵
۵۲۳۹م
جرائد

مسلمان خواتین کا دینی ترجمان

ماہنامہ

رضوان

لکھنؤ

جلد ۷ | دسمبر سنہ ۱۹۶۳ء مطابق رجب المرجب سنہ ۱۳۸۳ھ | نمبر ۱۲

اگر اس دائرہ میں ◎ سُرخ نشان ہو تو

اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا سال خریداری ختم ہو چکا ہے براہ کرم آئندہ کیلئے زرچندہ زیادہ سے زیادہ بیس تاریخ تک روانہ کر دیجئے، ورنہ اپنی رائے سے مطلع کیجئے اگر آپ ایسا نہ کریں گے تو آئندہ شمارہ وی۔پی سے ارسال ہوگا جس میں آپکے ۶۲ نئے پیسے لگیں گے۔

سالانہ چندہ

ہندستان	تین روپیہ	ممالک غیر بحری ڈاک	۶ شلنگ
پاکستان — تین روپیہ پچاس پیسے		ممالک غیر ہوائی ڈاک	۱۰ شلنگ

پاکستان میں ترسیل زر کا پتہ

ادارہ نشر و اشاعت اسلامیات متصل خیر المدارس ملتان (مغربی پاکستان)

(۱) جن صاحب کو کسی ماہ کی ۱۰ تاریخ تک پرچہ نہ ملے وہ خریداری نمبر کے حوالہ سے مطلع فرمائیں دوبارہ ترسیل مطلوبہ میں تاخیر ہوگی۔

(۲) پاکستانی حضرات ترسیل زر کے علاوہ جملہ خط و کتابت مع حوالہ نمبر خریداری پتہ ذیل سے کریں

نوٹ:- ایجنٹ حضرات براہ راست گفتگو کریں۔

ماہنامہ رسالہ رضوان، ۳۷، گرین روڈ، لکھنؤ

دفتر

فہرست

نمبر شمار	عنوان	مضمون نگار	صفحہ
(۱)	ہماری بات	مدیر	۳
(۲)	تعلیمات قرآن	مولانا محمد عبدالشکور صاحب فاروقیؒ	۵
(۳)	رسول اللہؐ نے فرمایا	حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ	۷
(۴)	سن اے بادِ صبا (نعت)	آمۃ اللہ تسنیم	۹
(۵)	اور دل کی حالت بدل گئی	مولوی نذیر احمد نوری	۱۱
(۶)	کچھ وقت	محمد یونس نگرامی	۱۵
(۷)	قرآن پاک اور اصول زندگی	بیگم اصغر حسین	۱۸
(۸)	والدین کی خدمت	محمد منصور خاں	۲۱
(۹)	عورت کا مرتبہ	محترمہ اختر قریشی	۲۵
(۱۰)	آیۂ رحمت (نعت)	ناہید دردانہ	۲۹
(۱۱)	حسن سلوک	رشیدہ مسرت	۳۰
(۱۲)	قیمتی باتیں	نثار فاطمہ	۳۳
(۱۳)	زنانہ نصاب تعلیم	(ماخوذ)	۳۵
...	.....	.....	...
(۱۵)	ڈبل ٹنگ	مس ناہید	۳۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہماری بات

اس شمارہ پر "رضوان" اپنا ساتواں سال بخیر و خوبی ختم کر رہا ہے، خدا کا کتنا بڑا فضل و احسان ہے کہ اُس نے اس کو ترقی عطا فرمائی اور اپنے رحمت عالی سے برابر نوازا، رضوان دسمبر ۱۹۵۶ء سے نکلنا شروع ہوا اور بحمداللہ اسوقت تک پابندی کے ساتھ نکل رہا ہے، کبھی کبھی بعض مجبوریوں کی بنا پر تاریخ اشاعت میں تاخیر ہوگئی یا خاص نمبر کی اشاعت کی بنا پر دو ماہ کا مشترک شمارہ نکالا گیا، ہم ان تمام بھائیوں اور بہنوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اس رسالہ کے ساتھ کسی طرح کا بھی تعاون فرمایا، اس کے خریدار بنائے، اس کی ایجنسیوں کے لئے کوشش کی، اس کے ساتھ ساتھ مشورے دیے۔ ہم اب بھی امید رکھتے ہیں کہ آئندہ بھی وہ تعاون کرتے رہیں گے۔ اور اسکی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہیں گے، اسکی چند شکلیں ہیں، ان میں سے جو بھی ممکن ہو اختیار کریں۔

(۱) اپنے حلقۂ احباب میں کم سے کم پانچ پانچ خریدار بنانے کی کوشش کریں۔

(۲) پڑھے لکھے علاقوں میں خواہ وہ شہر ہوں یا قصبات، ایجنسیوں کے قائم کرنے کی کوشش کریں۔

(۳) آپ کے علاقہ میں جو لائبریری، ہو یا بک اسٹال ہو ان کو رسالہ دکھلائیں اور ان کو آمادہ کریں کہ وہ اس رسالہ کو بھی منگائیں، شرائط ایجنسی طلب کرنے پر

ارسال کی جاتی ہے۔

۱۹۶۴ء کا خاص نمبر۔

گزشتہ چند سالوں سے ہم ہر سال کے شروع میں ایک خاص نمبر پیش کرتے تھے، اس مرتبہ بھی ارادہ تھا کہ جنوری یا فروری میں خاص نمبر پیش کریں گے لیکن بعض وجوہ کی بنا پر ایسا نہ کرسکیں گے۔ اس مرتبہ رمضان مبارک جنوری کے آخر سے فروری کے آخر تک پڑ رہا ہے۔ خاص نمبر میں محنت اور مشغولیت ہوتی ہے اس لئے ان دونوں میں خاص نمبر نکالنا دشوار ہے۔ انشاء اللہ رمضان المبارک کے بعد اپریل یا مئی میں خاص نمبر پیش کیا جائے گا ــــ اللہ تعالیٰ اس میں بہتری پیدا فرمائے اور اس تبدیلی کو باعث خیر بنائے۔

مولانا محفوظ الرحمٰن نامی مرحوم

اس ماہ ۱۷ اور ۱۸ کی درمیانی شب میں دینی اور علمی حلقوں کو ایک بڑے حادثہ سے دوچار ہونا پڑا۔ یعنی مولانا محفوظ الرحمٰن نامی کا انتقال ہوگیا، مولانا مرحوم ایک بڑے عالم اور فاضل شخص تھے، پہلے حکومت کے عہدہ دار تھے لیکن بعد میں مسلمان بچوں کی دینی تعلیم اور قرآن کریم کی تعلیم کی اشاعت میں تن من سے لگ گئے تھے، اور سارے ہندستان کا دورہ کرتے اور مسلمانوں کو قرآن کریم کی تعلیم پر آمادہ کرتے، اس سلسلہ کا ایک نصاب مرتب کیا تھا جس کا نام مفتاح القرآن ہے یہ نصاب سارے ہندستان میں پھیلا ہوا ہے۔ اور بچوں کے لئے بڑا کارآمد ثابت ہوا۔ سات برس پہلے فالج گرا تھا اور آپ معذور ہو گئے تھے۔ ..... بہرائچ میں انتقال فرمایا اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کو بہتر سے بہتر جزا دے اور انکی مغفرت فرمائے۔ آمین

تعلیمات قرآن

★ ــــــ حضرت مولانا محمد عبدالشکور صاحب فاروقیؒ

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ (عم۔ سورہ ماعون)

ترجمہ:۔ ویل ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے غفلت کرنے والے ہیں۔

ف:۔ اس آیت میں نمازیوں کے لئے نہیں بلکہ نماز سے سہو و غفلت کرنے والوں کیلئے لفظ وَیل استعمال ہوا ہے، ان کو مصلی فرمایا جس سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ نماز پڑھتے ہیں، جرم ان کا ترک نماز نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ وہ نماز سے غفلت کرتے ہیں یعنی نماز میں دل نہیں لگاتے، اس کے آراستہ کی سعی نہیں کرتے۔ وَیل کے معنی لغت میں خرابی، بربادی، تباہی، ہلاکت اور حدیث شریف میں ہے۔ جہنم کی ایک وادی کا نام وَیل ہے۔ قرآن مجید میں یہ لفظ کافروں کے واسطے آیا ہے جیسا کہ تہتر ۷۳ دیں آیت میں منقول ہوا ہے، پھر یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ آیت سے اوپر تکذیب قیامت کا تذکرہ ہے اسی پر تفریع کرکے نماز سے غفلت کا ذکر فرمایا جس سے صاف ظاہر ہے کہ نماز سے غفلت کرنا تکذیب قیامت کا ثمرہ ہے۔ معاذ اللہ من ذالک۔

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا (قال الم اقل سورہ مریم)

ترجمہ:۔ پھر پیچھے آئے ان کے کچھ لوگ کہ ضائع کیا انھوں نے نماز کو اور

۱؎ واذا قیل لھم ارکعوا لا یرکعون ۰ ویل یومئذ للمکذبین ۰

پیروی کی انھوں خواہشوں کی پس اب ملیں گے وہ غی سے۔

ف :۔ غی کے معنی گمراہی کے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جہاں یہ دونوں باتیں کسی قوم میں پیدا ہوئیں وہ قوم گمراہ ہوئی اور حدیث شریف میں ہے کہ غی جہنم کی ایک وادی کا نام ہے اور مطلب یہ ہے کہ نماز ضائع کرنے والے اس وادی میں پڑیں گے۔ نماز کے ضائع کرنے کے بہت سے مدارج ہیں، وقت مستحب کی پابندی نہ کرے یہ بھی ضائع کرنا ہے، جماعت اور مسجد کی پابندی نہ کرے یہ بھی ضائع کرنا ہے، نماز میں دل نہ لگائے، خشوع اور خضوع کی حالت پیدا کرنے کو شش نہ کرے یہ بھی ضائع کرنا ہے۔ یہ بات بھی دیکھنے کے قابل ہے کہ پہلا جرم نماز کے ضائع کرنے کو قرار دیا، خواہش کی پیروی کو اس کے بعد ذکر فرمایا، یہ اشارہ ہے اس طرف کہ اگر وہ نماز ضائع نہ کرتے تو دوسرا جرم ان میں پیدا ہی نہ ہو سکتا تھا، کیونکہ نماز عام برائیوں سے روکتی ہے، جیسا کہ اکتیسویں آیت میں بیان ہو چکا۔ تنبیہ اس آیت پر غائر نظر ڈالنے سے اقوام کی ترقی و تنزلی کا قانون معلوم ہوتا ہے اور صاف سمجھ میں آتا ہے کہ جب کوئی قوم تباہ ہوتی ہے تو انھیں دو جرموں کے سبب سے، اب مسلمانوں کی حالت دیکھو کہ ان میں بھی یہی دونوں عیب پیدا ہو گئے ہیں پھر بھلا ان پر تباہی و بربادی نہ آئے تو کیا ہو۔

[1] ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء و المنکر۔ و لذکر اللہ اکبر،

کتاب الصلوٰۃ مندرجہ بالا مضمون اسی کتاب سے ماخوذ ہے

بیشک یہ کتاب نماز سے محبت پیدا کرنے میں مؤثر ثابت ہوئی ہے، کاغذ گلیز، صفحات ۱۷۶۔ مجلد، قیمت دو روپے ۵۰ نئے پیسے ملنے کا پتہ

مکتبہ اسلام، ۳۷۔ گوئن روڈ لکھنؤ

رسول اللہ نے فرمایا

★ :——— حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی

حدیث :۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بی کے کاروبار کرنے سے بھی تم کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔ ف :۔ دیکھئے عورتوں کو راحت پہنچانے کا کیسا سامان شریعت نے کیا ہے کہ اس میں ثواب کا وعدہ فرمایا جس کی طمع میں ہر مسلمان اپنی بی بی کو راحت پہونچائے گا۔

حدیث :۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب عورتوں سے اچھی وہ عورت ہے کہ جب خاوند اسکی طرف نظر کرے تو وہ اسکو مسرور کردے اور جب اس کو کوئی حکم دے تو وہ اسکی اطاعت کرے اور اپنی جان اور مال میں اس کو ناخوش کر کے اس کی کوئی مخالفت نہ کرے۔

حدیث :۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ رحمت فرمائے پاجامہ پہننے والی عورتوں پر۔ ف :۔ دیکھئے حالانکہ پاجامہ اپنی مصلحت پردہ کے لئے مثل امر طبعی کے پہنا ہے مگر اس میں بھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا لے لی، یہ کتنی بڑی مہربانی ہے عورتوں کے حال پر۔

حدیث :۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ بدکار عورت کی بدکاری ہزار بدکار مردوں کے برابر، اور نیک کار عورت کی نیک کاری سترا ولیاء اللہ کے برابر ہے ف (دیکھئے کتنے تھوڑے عمل پر کتنا بڑا ثواب ملا، یہ رعایت نہیں

عورتوں کی تو کیا ہے۔

حدیث :۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری بیبیوں میں سب سے اچھی وہ عورت ہے جو اپنی آبرو کے بارے میں پارسا ہو، اپنے خاوند پر عاشق ہو۔ **ف** دیکھئے شوہر سے محبت کرنا ایک خوشی نفس کی، مگر اس میں بھی فضیلت اور ثواب ہے۔

حدیث :۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی عورت کا اپنے گھر میں گھرستی کا کام کرنا جہاد کرنے والوں کے جہاد کے رتبے کو پہونچتا ہے، انشاء اللہ تعالیٰ۔

حدیث :۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ایک بیوی ہے۔ میں جب اس کے پاس جاتا ہوں تو وہ کہتی ہے مرجبا ہو میرے سردار کو اور میرے گھر والوں کے سردار کو، اور جب وہ مجھ کو رنجیدہ دیکھتی ہے تو کہتی ہے دنیا کا کیا غم کرتے ہو، آخرت کا کام تو بن رہا ہے۔ آپ نے (یہ سُن کر) فرمایا کہ اس عورت کو خبر کر دو کہ وہ اللہ کے کام کرنے والوں میں سے ایک کام کرنے والی ہے اور اس کو جہاد کرنیوالے کا نصف ثواب ملتا ہے۔

ف :۔ دیکھئے شوہر کی معمولی آؤ بھگت میں اس کو کتنا بڑا ثواب مل گیا۔

حدیث :۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اس عورت کو جو اپنے شوہر کے ساتھ تو محبت اور لاگ کرے اور غیر مرد سے اپنی حفاظت کرے۔ **ف** :۔ مطلب یہ ہے کہ شوہر سے محبت کرنے اور اسکی منت سماجت کرنے کو خلاف شان نہ سمجھے جیسی مغرور عورتیں ہوتی ہیں۔ (بہشتی زیور)

آمنہ اللہ تسنیم

سُن اے بادِ صبا!

سُن اے بادِ صبا تیرا گزر ہو گر مدینہ پر
سلامی پیش کر چکنا جب اس ماہِ رسالت پر
سلام شوق پہنچانا میرا اس ذاتِ اقدس پر
ادب سے عرض پھر کرنا کہ میرا حال ہے ابتر

تمنائے دلی یہ ہے مدینہ میرا مسکن ہو
یہی جائے سکونت ہو یہی پھر میرا مدفن ہو

یہاں دن رات دنیا اور دنیا کی کہانی ہے
کھنچے جاتے ہیں دل دنیا کی جانب جو کہ فانی ہے
نہ اب پاس شریعت ہے نہ شوق کامرانی ہے
نہ فکرِ عاقبت ہے اب نہ فکرِ جاودانی ہے

تمنائے دلی یہ ہے مدینہ میرا مسکن ہو
یہی جائے سکونت ہو یہی پھر میرا مدفن ہو

سرِ بازار منہ کھولے ہوا کھانے کی ٹھانی ہے
خدا کی بات ٹھکرا کر دلوں کی بات مانی ہے
ادھر فیشن کا طوفاں ہے ادھر اسکی کہانی ہے
نہیں اسکی خبر ان کو کہ ایک دن موت آنی ہے

تمنائے دلی یہ ہے مدینہ میرا مسکن ہو
یہی جائے سکونت ہو یہی پھر میرا مدفن ہو

کلیجہ منہ کو آتا ہے مگر کچھ بس نہیں چلتا
نیا رنگ بنچ گیا ایسا قدیمی رنگ نہیں جچتا
جو کہنا چاہتی ہوں کچھ تو کوئی بھی نہیں سُنتا
نہ واعظ کی نصیحت کا دلوں پر کچھ اثر پڑتا

تمنائے دلی یہ ہے مدینہ میرا مسکن ہو
یہی جائے سکونت ہو یہی پھر میرا مدفن ہو

تصور آپ کے در کا نگاہ میں روضۂ اطہر حریم خاص کے پردے پھر اس پر گنبد اخضر
اذانیں پانچوں مناروں کی دلکش اور دل پرور فدا ہو جائے دل میرا بہت پُر لطف ہے منظر

تمنائے دلی یہ ہے مدینہ میرا مسکن ہو
یہی جائے سکونت ہو یہی پھر میرا مدفن ہو

عجب پُر نور اور پر کیف طیبہ کی بسی ہے جہاں پر رات دن اللہ کی رحمت برستی ہے
ہے کتنی جاذبیت کہ طبیعت خود ہی کھنچتی ہے تصدق اسپہ ہونے کیلئے دنیا ترستی ہے

تمنائے دلی یہ ہے مدینہ میرا مسکن ہو
یہی جائے سکونت ہو یہی پھر میرا مدفن ہو

یہی ہے آرزو دل کی کہ میں اُڑ کر پہونچ جاؤں اور ایسی جاؤں کہ جاکر وہاں سے پھر نہ میں آؤں
انھیں کے روضۂ اطہر کی فرش راہ بن جاؤں گزاروں زندگی قدموں پہ ان کے اور مر جاؤں

تمنائے دلی یہ ہے مدینہ میرا مسکن ہو
یہی جائے سکونت ہو یہی پھر میرا مدفن ہو

خدا رکھے تڑپ کو اس تڑپ میں کتنی لذت ہے مزا اس کا وہی جانیں جنھیں ان سے محبت ہے
یہ لذت ایسی ہے جو باعث راحت و فرحت ہے فدا نسیم ہو جائے تو اسکی عین قسمت ہے

تمنائے دلی یہ ہے مدینہ میرا مسکن ہو
یہی جائے سکونت ہو یہی پھر میرا مدفن ہو۔

نذیر احمد نوری بہرائچی

اور دل کی حالت بدل گئی

حضرت ابو عامر رحمۃ اللہ علیہ جو خلیفہ ہارون رشید کے زمانے میں ایک بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میرے مکان کی دیوار گر گئی، میں اُس کی مرمت کرانے کی غرض سے مزدور کی تلاش میں نکلا، سب مزدور اپنے اپنے کاموں پر جا چکے تھے، اتفاق سے میری نظر ایک ایسے نوجوان لڑکے پر پڑی، جس کے ہاتھ میں ایک جھولا اور پھاوڑا تھا، میں نے قریب جاکر پوچھا کہ کیا تم مٹی اور گارے کا کام کر سکتے ہو؟ اس نے جواب دیا "جی ہاں" لیکن میری تین شرطیں ہیں، اول تو یہ کہ میری مزدوری میں کمی نہ کی جائے، دوسرے یہ کہ میری طاقت سے زیادہ مجھ سے کام نہ لیا جائے اور تیسرے یہ کہ نماز کے وقت مجھے نماز پڑھنے کی فرصت دی جائے"۔

میں نے اسکی تینوں شرطیں قبول کرلیں اور اپنے ساتھ لے آیا، کام بتاکر میں اپنی دوسری ضرورت سے باہر چلا گیا۔ رات کو جب میں گھر واپس آیا تو دیکھا تو دوسروں کی بہ نسبت اُس نے کئی گنا زیادہ کام کر رکھا ہے، میں بہت خوش ہوا، چنانچہ میں نے اُس کی مزدوری دے دی اور وہ اپنے

گھر چلا گیا، دوسرے دن میں پھر اس کی تلاش میں نکلا لیکن وہ نہ ملا۔ معلوم ہوا کہ وہ ہفتہ میں صرف ایک ہی روز کام کرتا ہے۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ کوئی اُس شخص کا مکان جانتا ہے؟ ایک آدمی نے پتہ بتایا اور میں ڈھونڈتا ہوا اُس کے گھر پہونچا، ملاقات ہوگئی لیکن وہ بیمار تھا اور مٹی پر پڑا ہوا تھا، میں نے کہا "بھائی! تم تنہا پردیس میں بیمار پڑے ہو کیا ہی اچھا ہوتا اگر تم میرے گھر چلے چلتے، میں تمہاری دیکھ بھال کرتا" لیکن وہ کسی طرح راضی نہیں ہو رہا تھا، میں برابر اصرار کرتا رہا، آخر بڑی مشکلوں سے بولا:۔

"میں ایک شرط کے ساتھ چل سکتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ تم مجھ کو کھانے کے لئے کوئی چیز نہ دو"۔

میں نے شرط مان لی اور اُسے اپنے گھر لے آیا، تین دن تک نہ تو اُس نے کچھ کھایا اور نہ کوئی چیز مانگی۔ جب چوتھا دن ہوا تو مرض بڑھ گیا، اُس نے مجھ کو آواز دی اور کہا:۔

"بھائی! اب میرا آخری وقت قریب آگیا ہے۔ جب میری روح پرواز کر جائے تو میری وصیت کے مطابق عمل کرنا، اور وہ وصیت یہ ہے کہ میری گردن میں ایک رسّی باندھ کر میری لاش کو گھر کے چاروں طرف گھسیٹنا اور کہتے جانا کہ یہ سزا ہے اُس شخص کی جو اپنے مالک کی نافرمانی کرتا ہے، شاید اللہ تعالیٰ کو رحم آجائے اور مجھ کو بخش دیں اور جب غسل دے چکو تو مجھ کو فقط میرے اسی کپڑے میں کفنا کر دفن کر دینا، اور پھر بغداد جا کر

امیر المومنین ہارون رشید کو میری یہ انگوٹھی اور قرآن شریف دے دینا اور کہہ دینا کہ اس انگوٹھی اور قرآن شریف کا دینے والا انتقال کر چکا ہے اور آپ کو سلام کہہ گیا ہے اور یہ بھی کہہ گیا ہے کہ آپ اللہ سے ڈرتے رہیے ایسا نہ ہو کہ اسی غفلت اور اندیشے میں موت آجائے، پھر موت کے بعد شرمندگی سے کوئی فائدہ نہ ہوگا"۔

ابو عامر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس وصیت کے بعد اس کا انتقال ہوگیا، کچھ دیر تک تو میں روتا اور افسوس کرتا رہا۔ پھر میں نے اُس کی گردن میں رسّی باندھی تاکہ اُسکی وصیت کے مطابق عمل کروں کہ یکایک میرے گھر کے کونے سے آواز آئی کہ:۔

"ایسا نہ کرو، کہیں ہمارے دوستوں کے ساتھ ایسا عمل کیا جاتا ہے"!

یہ سُن کر میں کانپ اُٹھا اور اُسکے پیروں کو بوسہ دیا، اس کی تجہیز و تکفین کر کے دفن کر دیا اور اُس کی وصیت کے مطابق انگوٹھی اور قرآن مجید لے کر بغداد پہنچا اور امیر المومنین کی خدمت میں پیش کر دی۔ پوچھا "یہ تم کو کس نے دی ہے"؟

میں نے عرض کیا۔ "ایک مزدور نے"۔

خلیفہ ہارون رشید نے حیرت سے پوچھا "مزدور نے"!

میں نے کہا "اللہ تعالیٰ امیر المومنین کو اچھا رکھے، مزدور کا انتقال ہوگیا ہے"۔

خلیفہ یہ سنتے ہی بے ہوش ہوگیا۔ اور دیر تک بے ہوش رہا۔ میں بہت حیران تھا اور سوچ رہا تھا کہ آخر یہ ماجرا کیا ہے؟ جب ہوش آیا تو خلیفہ نے پوچھا "کیا تم اس کے انتقال کے وقت موجود تھے"، میں نے عرض کیا "جی ہاں"!

فرمایا: "اُس نے کیا وصیت کی تھی"؟

میں نے اُس کی سب وصیت سنادی۔ خلیفہ بے قرار ہو گیا اور کہتا جاتا تھا "آہ ناصح! آہ زاہد! آہ محبت کے پتلے!" اور بیقرار ہو ہو کر روتا جاتا تھا، جب کچھ سکون ہوا تو مجھ سے کہا:۔

"آج رات کو چلو اور اس کی قبر دکھاؤ"

رات کے وقت وہ میرے پیچھے پیچھے چلے، جب قبرستان پہونچ گئے اور میں نے اُسکی قبر دکھلائی تو وہ بے قرار ہو کر قبر سے لپٹ گیا اور دیر تک رویا کیا، پھر اُٹھا اور کہا:۔

"یہ میرا لختِ جگر تھا، ایک دن یہ شراب کی مجلس گرم کئے ہوئے تھا، چاروں طرف گانے بجانے والیاں جمع تھیں، دوست احباب ہنسی مذاق میں مصروف تھے کہ یکایک مکتب میں سے ایک بچے کے پڑھنے کی آواز آئی

اَلَمْ یَأْنِ لِلَّذِیْنَ آمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ (ترجمہ) کیا ایمان والوں کے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد کے لئے جھک جائیں) اُس نے سُنا تو اللہ تعالیٰ کی ہیبت اور جلال کا ایسا غلبہ ہوا کہ کانپ اُٹھا، آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور یہ کہتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا کہ "ہاں ہاں آگیا! بیشک وہ وقت آگیا اور محل سے نکل گیا، پھر آج تک مجھے اُس کی کوئی خبر نہ ملی تھی"۔

محمد یونس نگرامی ندوی

کچھ وقت

اللہ کی نیک بندیوں کی خدمت میں

(۱) حضرت ابو ایوب قرشی فرماتے ہیں کہ ان کے خاندان کی ایک خاتون بے انتہا عبادت گزار اور نماز روزہ کی بیحد پابند تھیں، ایک دن شیطان نے ان کو طرح طرح سے بہکانا شروع کیا کہ اے نیک بخت خاتون! اگر تم اسی طرح سے روزہ رکھتی رہیں اور نماز ادا کرتی رہیں تو جسم لاغر ہو جائے گا، اعضاء ڈھیلے پڑ جائیں گے، اس سے بہتر ہے کہ اپنی عبادت میں کچھ کمی کر دو، تاکہ ذہنی و جسمانی نشاط باقی رہے اور تم زیادہ عبادت کر سکو۔

ان پاکباز خاتون کا بیان ہے کہ یہ بات میری سمجھ میں بھی آگئی اور میں نے یہ فیصلہ کر لیا کہ اب آج سے اس مشورے پر عمل کروں گی، اسی روز میں مغرب و عشاء کے درمیان سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام کرنے کی غرض سے مسجد نبوی میں حاضر ہوئی، سلام عرض ہی کر رہی تھی کہ مجھ کو شیطانی وسوسہ یاد آگیا، میں نے فوراً توبہ کی اور پروردگار سے عرض کیا کہ اے خدا شیطان کے اس مکر و فریب سے

مجھ کو دور رکھ کہ اچانک مجھ کو محسوس ہوا کہ قبر مبارک سے ایک آواز اس طرح آرہی تھی :-

"انّ الشّیطٰنَ لکُم عَدُوٌّ فَاتّخِذُوہُ عَدُوًّا اِنّمَا یَدعُوا حِزبَہٗ لِیَکُونُوا مِن اَصحٰبِ السَّعِیرِ"

اس آیت کا ذہن میں آنا تھا کہ میں گھبرا اُٹھی اور میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، لیکن اللہ کا شکر ہے اس کے بعد سے پھر کبھی شیطان مجھ کو بہکانے کی ہمت نہ کر سکا (صفۃ الصفوہ ج ۲، ص ۱۱۶)

(۲) حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے مکہ معظمہ میں ایک خاتون کو دیکھا جن کی آنکھیں بے حد اچھی تھیں، یہاں تک کہ مکہ کی خواتین ان کو دیکھنے کی غرض سے آتی تھیں، یہ حال دیکھ کر وہ نیک بخت خاتون رونے لگیں، جب ان سے کہا گیا کہ اگر اسقدر اشک باری کروگی تو آنکھیں خراب ہو جائیں گی - اس نے جواب دیا کہ اگر میرا شمار اہل جنت میں سے ہے تو اللہ اس سے بہتر آنکھیں عطا فرمائے گا، اور اگر خدانخواستہ میں جنت کے لائق نہ ہوئی تو اس آنکھ کو بھی سخت عذاب ہوگا، یہ کہہ کر خاتون پھر رونے لگیں اور ان کی دونوں آنکھیں خوف خدا سے گریہ و زاری کرتے کرتے بے کار ہو گئیں - (صفۃ الصفوہ، ج ۲ ص ۱۵۷)

(۳) حضرت حفص بن عمر الجعفی فرماتے ہیں کہ یمن میں ایک خاتون تھیں جن کا نام خنساء بنت خدام تھا، انھوں نے چالیس سال متواتر روزہ رکھا جس کی وجہ سے ہڈی اور چمڑا ایک ہو گیا تھا، اللہ کی یاد میں اتنا روئی

— تھیں کہ دونوں آنکھیں جاتی رہیں، امام طاؤس اور وہب بن منبہ بھی ان کی تعظیم کرتے تھے۔

جب رات آجاتی اور ہر طرف سناٹا چھا جاتا تو ان کی غم میں ڈوبی ہوئی آواز بلند ہوتی "اے رب العالمین کب تک تو اس دنیا میں مقید رکھے گا، جلد اس سے نجات دے تاکہ تیرا وعدہ پورا ہوتا ہوا دیکھ سکوں، یہ کہہ کر ان پر گریہ طاری ہو جاتا تھا، حتیٰ کہ پاس پڑوس والے بھی ان کے رونے کی آواز دیر تک سنتے رہتے

(صفۃ الصفوہ، ج ۲ ص ۱۷۰)

(۴) ابو رواد فرماتے ہیں کہ مکہ معظمہ میں ایک عبادت گزار خاتون تھیں، جو دن میں بارہ ہزار تسبیحات کا ورد کرتی تھیں، جب ان کا انتقال ہوا اور لوگوں نے ان کو قبر میں اُتارنا چاہا تو وہ خود بخود لوگوں کے ہاتھوں سے الگ ہو کر قبر میں چلی گئیں - (صفۃ الصفوہ، ج ۲ ص ۱۵۸)

زادِ سفر

مترجمہ :- آمنہ اللہ تسنیم
مقدمہ :- علامہ سید سلیمان ندوی

امام نووی شارح صحیح مسلم کی مقبول کتاب ریاض الصالحین کا سلیس اور عام فہم ترجمہ، جسمیں وہ صحیح روایات ہیں جن کا تعلق فضائل اعمال، اخلاق، اصلاح، تہذیب اور زندگی کے روزمرہ کے احکام و مسائل سے، یہ کتاب بہترین دینی مصلح اور مربی و مرشد کا کام کرتی ہے - ہر عنوان کے نیچے پہلے قرآن مجید کی آیات مع ترجمہ، پھر احادیث ہیں - مکمل جلد ساڑھے سات روپے۔

بیگم اصغر حسین

قرآن پاک
اور
اُصُول زندگی

ہم اور آپ اس بات سے اچھی طرح واقف ہیں کہ خداوند تعالےٰ نے مختلف اوقات میں مختلف آسمانی کتابیں اُتاریں اور ان میں اپنا دین بیان کیا، ان کتابوں میں اللہ تعالیٰ نے احکام اور وعدے فرمائے منکرات سے منع کیا اور عذاب سے ڈرایا، قرآن شریف محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بعض کتابیں دوسرے پیغمبروں پر اُتاریں، قرآن مجید تا قیامت انشاء اللہ محفوظ رہے گا، کیونکہ رب العالمین نے اسکی حفاظت کا وعدہ کیا ہے۔ ایک مسلمان کے لئے قرآن پاک ضابطۂ حیات ہے، انسان کو اپنی زندگی کی معراج تک پہونچنے کے لئے چند اصولوں کی پابندی کرنا پڑتی ہے اور ان اصولوں کا قرآن شریف ایک بہترین نمونہ ہے۔ یہی اصول ہماری زندگی کے لئے مشعل راہ ہیں اور دین و دنیا کو بنانے کے لئے صحیح راستہ بتاتے ہیں، قرآن شریف ایک بیش بہا خزانہ ہے، اس میں ہاتھ ڈالو، جتنا چاہو نکالو مگر وہ کبھی ختم نہیں ہوسکتا، قرآن شریف ایک ایسا آئینہ ہے

جس میں ہم اپنی زندگی کے ہر پہلو کی جھلک پاتے ہیں، قرآن پاک جس طرح خدا کے متعلق صحیح عقیدہ رکھنے کی اور اسکی اطاعت و فرمانبرداری اور اسکی عبادت کرنے کی پوری قوت کے ساتھ دعوت و تعلیم دیتا ہے اسی طرح وہ بندوں کے حقوق ادا کرنے اور مراتب کے لحاظ سے ان کی خدمت کرنے اور حسن سلوک کی بھی تاکید کرتا ہے، بندوں کے ساتھ حسن سلوک کے مطالبہ کے بھی۔ گویا خدائی توحید اور اسکی عبادت کے مطالبہ کی طرح قرآن مجید کے اولین اور بنیادی مطالبات سے ہے۔

مثلاً سورہ نساء میں ارشاد ہے:-

(ترجمہ) عبادت کرو اللہ کی اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، اور یتیموں، مسکینوں کے ساتھ بھی۔ اور جن سے کوئی رشتہ ناتہ نہ ہو صرف پڑوسی ہوں اور ان کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرو جن کا کہیں ساتھ ہو اور مسافروں، پڑوسیوں کے ساتھ، اور ان کے ساتھ بھی جو تمہارے زیر دست ہوں۔

اس حُسن سلوک اور اعانت و خدمت کرنے کی جو تعلیم دی گئی ہے اس میں مسلم و غیر مسلم کی تفریق نہیں ہے جو بچہ باپ کی سرپرستی سے محروم ہوکر یتیم ہوگیا ہو اس سے شفقت کا برتاؤ کرنے کا حکم ہے، ارشاد ہے کہ یتیم کا مال ہضم کرنے والے اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں، وہ دوزخ میں جانے کے سزاوار ہوتے ہیں، قرآن پاک نے عورت و مرد کو مختلف بلند درجے عطا فرمائے ہیں، مردوں کو چار شادیاں کرنے کی

اجازت ہے لیکن اس پر بھی کچھ پابندیاں عائد کی گئی ہیں کہ وہ اپنی بیویوں کے ساتھ مساوات کا رویہ رکھیں اور ان کے حقوق میں تفریق نہ ہونے پائے، جو مرد ایسا نہ کریں گے وہ خدا کے سامنے سزا کے مستحق ہوں گے۔ قرآن مجید میں عورتوں کے پورے پورے حقوق محفوظ ہیں، نکاح بیوگان، مہر، طلاق، خلع، والدین کی جائداد میں شرعی حصہ، یہ وہ قرآنی اصول ہیں جو دوسرے مذہب اپنا رہے ہیں، خلع کا حق دے کر عورتوں کو بڑی مشکل سے نجات دی گئی ہے۔ الغرض کلام پاک (جو ہمارے پیشوا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا) عورت کو عمیق غار سے نکال کر آسمان کی بلندی تک پہونچایا ہے۔

انوار

ایک نئی تصنیف منظر عام پر

مؤلفہ محمد ماجد ندوی — قیمت دو روپے

اس کتاب کا موضوع رحمۃ للعالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے۔ کتاب پر مختلف الخیال علمائے کرام کی تقریظیں ہیں۔

"کتاب کا نام "انوار" کتاب کا موضوع و مضمون محبت حضرت سالک صلی اللہ علیہ وسلم، پھر کتاب کا ایک ایک صفحہ کیسے مطلع انوار نہ بن جائے"

عبدالماجد دریابادی

ملنے کا پتہ

مکتبۂ اسلام ۳۷۔ گوئن روڈ۔ لکھنؤ

محمد منصور خاں نعمانی (بھوپال)

والدین کی خدمت

ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا

(الی) كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا۔ حدیث شریف میں ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی آدمی حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا کہ میں کس سے اچھا سلوک کروں؟ آپ نے ارشاد فرمایا "پہلے اپنی ماں سے (دو مرتبہ آپ نے ارشاد فرمایا) پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ کم درجہ کے لوگوں سے اس طرح مکمل مسلمانوں سے درجہ بدرجہ سلوک کرو"۔

دوسری حدیث میں حضرت ابو درداءؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے اب تم کو اختیار ہے کہ خواہ تم اس دروازے کو مضبوط پکڑ لو اور خواہ اسے چھوڑ دو"

دوسری حدیث میں ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ "مجھ کو اپنی بیوی سے بڑی محبت تھی اور میرے والد کو اُس سے نفرت تھی، انھوں نے ایک بار مجھ سے فرمایا کہ تم اس کو طلاق دے دو، میں نے والد کا حکم ماننے سے انکار کیا (والد صاحب کو غصہ آیا اُسی وقت) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے تمام ماجرا کہہ سنایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے طلب فرمایا کہ تم (بیوی کو) طلاق دے دو"۔

یہ خدا اور اس کے رسولؐ کے ارشادات ہیں، ان پر صحابۂ کرامؓ کا طرز عمل ملاحظہ فرمائیے، حضرت عمرؓ نے اپنے دور خلافت میں حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کو سپہ سالار بنا کر عراق کی طرف کوچ کرنے کا حکم دیا، ایک سپاہی کلاب نام کا تھا، ان کے والد بڑھاپے کی وجہ سے نابینا ہو گئے تھے۔ ایک آدمی کے سہارے سے حضرت عمرؓ کی خدمت میں مسجد نبوی میں حاضر ہوئے اور دردانگیز لہجہ میں یہ اشعار پڑھے :۔

اعاذل قد عذلت لغیر قدری

ولا تدرین عاذل ما الاقی

ترجمہ :۔ اے ملامت گر تو نے میری قدر پہچانے بغیر ملامت کی ہے ملامت گر کو معلوم نہیں کہ میں کس قدر مصیبت زدہ ہوں۔

فاما کنت عاذلتی فردی

کلابًا اذ توجہ للعرق

ترجمہ :۔ اگر تم نے میری ملامت کرنے پر ٹھان لی تو خدارا پہلے میرے بچے کو عراق بھیجنے سے پہلے واپس کر دو۔

فتی الفتیان فی عسر ویسر

شدید الرکن فی یوم التلاقی

ترجمہ :۔ تم کو معلوم ہے کہ میرا بیٹا کس قدر بہادر ہے، مصیبت کے

وقت میرے کام آتا ہے اور میری خدمت کرتا ہے، اس کی بہادری کی یہ حالت ہے کہ وہ میدان جنگ میں کوہ ثبات بن کر لڑتا ہے۔

فلا وابیک ما بالیت وجدی

ولا شفقی علیک ولا اشتیاقی

ترجمہ :۔ تمہارے باپ کی قسم تم نے میرے رنج والم کا اندازہ نہیں کیا اور نہ تم کو یہ معلوم کہ مجھ کو تم سے کس قدر محبت ہے۔

وابقای علیک اذا شتونا

وضمک تحت نحری واعتناقی

ترجمہ :۔ تم کو وہ جاڑوں کی راتیں بھول گئیں، جب تم میری حفاظت میں رہتے تھے اور میں تم کو اپنے سینہ سے چمٹاتا تھا۔

فلو فلق الفواد شدید وجد

لہم سواد قلبی بانفلاقِ

ترجمہ :۔ مجھ کو اپنے لخت جگر کے مفقود ہونے کا صدمہ اس قدر ہے کہ اگر جگر پھٹنے پر قادر ہو تو میرے دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔

ساستعدی علی الفاروق ربًّا

لہ عمد الحجیج الی بساقِ

ترجمہ :۔ میں اس خدا کے سامنے عمر فاروق کا دامن پکڑوں گا جس کے گھر (بیت اللہ) کا طواف کرنے کے لئے حاجی بساق نامی پہاڑی کو جاتے ہیں۔

اِن الفاروق لم یرد کلاباً
علی سیخین ھا مھما ذواقی

ترجمہ:۔ اگر عمر فاروقؓ نے کلاب کو واپس نہ بلوا بھیجا دو بوڑھوں کے پاس جن کے سر (یعنی دل) طلب میں بے چین ہیں۔

حضرت عمرؓ ان اشعار کو سُن کر رونے لگے، اُسی وقت ابو موسیٰ اشعریؓ کو لکھا کہ کلاب کو فوراً مدینہ روانہ کر دو، کلاب عمرؓ کے سامنے پیش ہوئے، عمرؓ نے اس سے مخاطب ہو کر فرمایا:۔

عمرؓ:۔ کلاب تم نے اپنے والد کی کیا خدمات کی ہیں۔

کلاب:۔ اے امیر المومنین میں ان کو کسی قسم کی تکلیف نہیں دیتا تھا اور ان کو ہر وقت راضی رکھتا تھا، اور جس اونٹنی سے میں ان کو دودھ پلاتا تھا پہلے اس کو خوب موٹا تازہ کر لیا تھا، جب وہ تیار ہو جاتی تو میں اس کا دودھ دُھ کر والد صاحب کی خدمت میں پیش کرتا، بس امیر المومنین میری یہ خدمات ہیں۔

عمرؓ نے اُسی وقت کلاب کے والد کو طلب کیا، وہ سہارے سے دربار میں حاضر ہوئے۔

عمرؓ:۔ ابو کلاب کیا حال ہے؟ کوئی مدعا پیش کرو،

ابو کلاب نے عرض کیا، امیر المومنین کیا مدعا پوچھتے ہیں اگر دنیا کی کوئی تمنا باقی ہے تو صرف یہ ہے کہ ایک مرتبہ اپنے لختِ جگر سے بغلگیر

عورت کا مرتبہ

از:۔ محترمہ اختر قریشی بی، اے۔ ڈگری کالج فار وومن ملتان

اسلام نے عورت کو اس بلند مرتبہ سے نوازا جس کے بعد کسی اور بلندی کی گنجائش باقی نہیں رہی، اسلام سے پہلے اس کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو انسانیت اس کی حالت زار کو دیکھتے ہوئے سسک اُٹھتی ہے روح کانپ جاتی ہے اور بے اختیار ایک آہ دل سے نکلتی ہے، ہندستان تو ویسے بھی قعرِ ذلت میں گرا ہوا تھا، ایران، روم، مصر جہاں بظاہر تہذیب کے پھریرے لہراتے ہوئے نظر آتے تھے مگر ان شیش محلوں کے اندر بھی اس کا وجود آہنی پنجوں میں جکڑا ہوا تھا اور اس کی رُوح بے چین تھی اور جزیرہ نمائے عرب میں تو اس کی پیدائش کو باعث شرم سمجھا جاتا تھا، اسکی مظلومیت کا ذرا اندازہ لگائیے کہ پھول سی بچی کو باپ، ہاں ہاں اپنا ہی باپ زندہ زیرِ خاک کرنے کے بعد ایک گونہ مسرت محسوس کرتا، مگر آخر کار اسکی آہ و فغاں رنگ لائی، رحمت خداوندی جوش میں آئی، فاران کی چوٹیوں سے ایک نیا سورج طلوع ہوا، جس نے آناً فاناً اس تاریک دنیا کو منور کر دیا، اسے پستی کی عمیق گہرائیوں سے نکال کر بامِ اوج پر جا بٹھایا، مشترکہ ملکیت کی بجائے اس کے انفرادی وجود کو تسلیم کیا، جائداد کی بجائے اسے

گھر کا ملکہ بنایا اور اُسے مَردوں کی طرح حقوق عطا کئے، پھر جب ان پاکیزہ ہستیوں نے اللہ تعالےٰ کے اس احسان عظیم پر سجدۂ شکر ادا کیا تو وہ حضرت عائشہؓ، حضرت خدیجہؓ، حضرت حفصہؓ اور حضرت خولہؓ کے نام سے تاریخ کا ایک لافانی حصہ بن گئیں، جس کی عظمت کا اعتراف ماہ و انجم کو بھی کرنا پڑا۔ آیئے اور اپنا جائزہ لیجیے کہ ہم نے اس احسان عظیم کا کیا بدلہ دیا، کیا کچھ کھویا، اور کیا کچھ پایا۔

اسلام نے عورت کو گھر کی زینت بنایا اور گھر کی چار دیواری کو اس کے لئے بہترین جگہ قرار دیا، کیونکہ ہر قیمتی چیز کو محفوظ رکھا جاتا ہے قیمتی موتی آپ کو سیپی ہی سے دستیاب ہو سکے گا، اس پر ہم کو نازاں ہونا چاہیے تھا، مگر آج ہم نازاں ہیں تو کس پر؟ شمع محفل بننے پر اور بے پردگی کو تو عین سعادت اور ترقی کا باعث سمجھتے ہیں، مغرب کی تقلید کو فرض اوّل خیال کرتے ہیں، اچھی چیز کو اپنانے میں کوئی قباحت یا بُرائی نہیں، غور کیجیے آج ہماری نئی پود نے اُن کی کس چیز کو اپنایا، کیا ان کی سائنس کی ترقی کو اپنایا؟ کیا ان کے اخلاق اور ڈسپلن کو اپنایا؟ اپنایا تو ان کی اخلاق سوز بُرائیوں کو اپنایا، جن کے عفریت سے بچنے کے لئے آج ہم ہزاروں جتن کر رہے ہیں اور پھر ہماری بدقسمتی یہ کہ ہم اس بُرائی کو بُرائی خیال نہیں کرتے، آخر ایسا کیوں ہے؟ وجہ یہ کہ ہمارا شعور مُردہ ہو چکا ہے۔ احساس گناہ جاتا رہا ؎

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

ہمارا شعور کیوں مُردہ ہو گیا، احساس گناہ کیوں جاتا رہا، اس لئے کہ ہم نے اپنے حقیقی مقام کو کھو دیا، اور پھر احساس کمتری نے ہم کو آ گھیرا، یہ ناسور ہم کو اندر ہی اندر کھائے جا رہا ہے، مگر ہم اس کے مہلک اثرات ہی سے بے خبر ہیں، ہمارے دلوں کی بستیاں اُجڑ چکی ہیں، کس قدر بے وقوف ہیں ہم۔ ظاہریت پر مرے جا رہے ہیں، حقیقت سے دور ہوتے جا رہے ہیں، فانی کو باقی سمجھ بیٹھے ہیں اور چھوٹے چھوٹے قمقموں کو سورج پر فوقیت دے رہے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم جیسا تو کوئی عقلمند نہیں اور جب کوئی اللہ کا بندہ کہتا ہے کہ بھائی ان قمقموں کو سورج سے کیا نسبت؟ تو ہنس کر جواب ملتا ہے کہ آپ کو کیا معلوم، آپ تو پُرانے زمانہ کی باتیں کر رہے ہیں، ہاں، تو یہ عرض کیا جا رہا تھا کہ احساس کمتری بہت ہی بُری بیماری ہے، اس کی ایک چھوٹی سی مثال یہ ہے کہ ہماری کوئی بہن جب کہیں جانے کا پروگرام بناتی ہے تو گھنٹے دو گھنٹے میکپ پر ضائع کرتی ہے، بار بار آئینہ کے سامنے جائزہ لیا جاتا ہے، لباس بھی فٹ، ہاں بالوں کا اسٹائل بھی ٹھیک ہے، ہر طرح سے اطمینان کرنے کے بعد اُس کے قدم جانے کے لئے اُٹھتے ہیں مگر پھر بھی خیال رہتا ہے کہ کہیں میکپ خراب نہ ہو جائے، ہاتھ بار بار بالوں کی طرف اُٹھتے ہیں، آخر کیا چیز انھیں ایسا کرنے پر اُبھارتی ہے، یہی کہ انھیں اپنے متعلق اطمینان نہیں ہوتا اور یہ کہ وہ دوسروں کے لئے باعث توجہ بن سکیں۔ مگر جب ایک لڑکی میکپ اَپ سے بے نیاز، سیدھا سادہ لباس پہنے اور حیا کا غازہ

لئے آتی ہے، تو اسے دقیانوسی کے خطاب سے نوازا جاتا ہے، اب آپ انصاف سے ان دونوں کا موازنہ کیجیے کہ احساس کمتری میں کون مبتلا ہے مگر اس ماحول کی ذمہ دار بھی خود عورت ہے جس نے ترقی کا خوش نما خطاب حاصل کرنے کے لئے اپنا بلند مرتبہ کھویا اور اسی نشہ میں بلندیوں اور رفعتوں سے پستیوں کی طرف ڈھکیل دی گئی مگر اس کا اسے ذرا بھی احساس نہیں، کیونکہ اس نے اسلامی تعلیمات کو پسِ پشت ڈال دیا، اس لئے اس سے اس کا حقیقی مرتبہ چھین لیا گیا، وہ چاہے ایم۔ اے کرے، پی۔ ایچ، ڈی کی ڈگری لے یا سوشل ورکر کی حیثیت سے کام کرے، مگر صرف اتنا کرے کہ اسلام نے جو مقام اس کے لئے معین کیا ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہے، اسلام کے بتائے ہوئے راستے پر چلے اور اسلام کی تڑپ اپنے دل میں رکھے، اپنی عظمت اور عزت کی حفاظت کرے افسوس آج ہماری غیرت بالکل مردہ ہو چکی ہے، ہماری ماؤں بہنوں کو دن دہاڑے اغوا کیا جاتا ہے، حیوانوں کی طرح انھیں فروخت کر دیا جاتا ہے منیرہ سلطانہ اور نسیم یعقوب ایک قضیہ پارینہ بن کر رہ جاتا ہے، اس سے زیادہ کونسا ذلت کا مقام ہمارے لئے رہ گیا ہے؟ (الصدیق)

ہمارے حضورؐ

از:- آمۃ اللہ تسنیم

یہ کتاب بچوں کی قصص الانبیاء کا آخری حصہ ہے جو تقریباً ۱۶۵ صفحے پر ہے حضور کی سیرت پر ایک نہایت آسان اور بہتر کتاب۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے

آیۂ رحمت

ناہید دردانہ خانم

موجبِ خیر ہو تم باعثِ برکت تم ہو
اے رسولِ عربیؐ، پیکرِ رحمت تم ہو

یوں پیمبر تو زمانے میں ہزاروں آئے
ذکر کو جس کے ملا مژدۂ رفعت تم ہو

تم نہ ہوتے تو کوئی چیز نہ پیدا ہوتی
مختصر یہ ہے کہ کونین کی قسمت تم ہو

دینِ اسلام کی تکمیل ہوئی ہے تم پر
جس نے پایا شرفِ ختمِ نبوت تم ہو

دشمنوں پہ بھی روا رکھی ہے شفقت تم نے
جس نے دنیا کو دیا درسِ مروت تم ہو

تم نے جینے کے طریقے ہیں بتائے کیا کیا
اے شہِ امّی لقب مخزنِ حکمت تم ہو

عورتوں اور غلاموں ہی پہ موقوف نہیں
نوعِ انساں کے لئے آیۂ رحمت تم ہو

ختم پاکیزگیٔ قول و عمل ہے جس پر
سارے عالم میں وہ اک صاحبِ سیرت تم ہو

کفر و بدعت کے گھٹاٹوپ اندھیروں کیلئے
آج بھی منبعِ انوارِ ہدایت تم ہو

کیوں نہ ناہید ہو تم پر دل و جاں سے قرباں
بزمِ کونین میں سرمایۂ راحت تم ہو

رشیدہ مسرت

حُسن سُلوک

قرآن شریف میں بار بار زکوٰۃ کا ذکر آیا ہے، زکوٰۃ دینے کی بہت تاکید کی گئی ہے۔ دینے کے کئی طریقے ہیں۔ کچھ لوگ تو ایسے ہیں جو دے کر فخر کرتے ہیں، بڑائی محسوس کرتے ہیں، لینے والے کو جھڑکتے ہیں، اس پر احسان جتاتے ہیں، کوئی ضرورت مند آجائے تو اس کی ضرورت کا کہاں خیال جب اپنا موقع ہوا یا جب جی چاہا تو کچھ کر دیا۔

اور اللہ کے بندے ایسے بھی جن کے بارے میں قرآن شریف میں آیا ہے :- وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رَاجِعُوْنَ ۝ (سورۂ مومنون)

"اور جو دے سکتے ہیں وہ دیتے ہیں اور ان کے دل اس بات سے ڈرتے رہتے ہیں کہ ان کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے"۔

ایسے بندے ڈرتے ہیں، عاجزی کرتے ہیں، روتے ہیں، گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔ اے اللہ اپنی رحمت سے قبول فرمالے اس میں ریا اور بڑائی نہ ہو، دکھاوا نہ ہو، زیادہ سے زیادہ ثواب کے مستحق ہوں اور مجھ سے زیادہ نیکی کا کام لے۔ لینے والے کا احسان ہے

کہ اس کی وجہ سے کارِ خیر ہوا۔

حدیث شریف کا مفہوم ہے کہ تمہارا مال وہ ہے جو تم نے کھا پہن لیا، اللہ کی راہ میں خرچ کیا، آئندہ کے لئے آگے بھیجدیا، اور جو چھوڑ کر چلے گئے وہ تمہارے وارثوں کا ہے۔

اسلام کا خاص حکم ہے دوسروں کے ساتھ ہمدردی اور سلوک سے پیش آنا۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ رحم کرتا ہے، بندہ جب دوسرے بندوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے گا تو اللہ تعالیٰ خوش ہوگا۔

حسن بصری فرماتے ہیں ایماندار کا ہر خرچ اللہ ہی کے لئے ہوتا ہے گو وہ خود کھائے پیئے۔

عطا خراسانیؒ اس کا یہ مطلب بیان کرتے ہیں کہ جب تم نے مرضیٔ مولیٰ اور رضائے رب کے لئے دیا تو لینے والا خواہ کوئی ہو اور کیسے ہی اعمال کا کرنے والا ہو — یہ مطلب بھی بہت اچھا ہے، حاصل یہ ہے کہ نیک نیتی سے دینے والے کا اجر تو خدا کے ذمہ ثابت ہوگیا۔ اب خواہ وہ کسی نیک کے ہاتھ لگے یا بد کے، مستحق کے یا غیر مستحق کے۔ اسے اپنے قصد اور نیک نیتی کا ثواب مل گیا، جب کہ اس نے دیکھ بھال کر لی، پھر غلطی ہوئی تو ثواب ضائع نہیں جاتا — اور صحیحین کی حدیث میں آیا ہے کہ ایک شخص نے قصد کیا کہ آج رات میں صدقہ دوں گا۔ لے کر نکلا اور چپکے سے ایک عورت کو دے کر چلا آیا، صبح کو لوگوں میں یہ باتیں ہونے لگیں کہ

آج رات کو کوئی شخص ایک بدکار عورت کو خیرات دے گیا۔ اس نے بھی سُنا اور خدا کا شکر ادا کیا، پھر اپنے جی میں کہا۔ آج رات اور صدقہ دوں گا۔ لے کر چلا اور ایک شخص کی مٹھی میں رکھ کر چلا آیا، صبح سُنتا ہے کہ لوگوں میں چرچا ہو رہا ہے کہ آج رات ایک مالدار کو کوئی صدقہ دے گیا، اس نے پھر خدا کی حمد کی اور ارادہ کیا کہ آج رات کو تیسرا صدقہ دوں گا، دے آیا، دن کو معلوم ہوا کہ وہ چور تھا تو کہنے لگا خدایا تعریف ہے، بدکار عورت کے دیے جانے پر بھی، .. .. مالدار شخص کو دیے جانے پر بھی اور چور کے دیے جانے پر بھی — خواب میں وہ شخص دیکھتا ہے کہ فرشتہ آیا اور کہہ رہا ہے تیرے تینوں صدقے قبول ہو گئے۔ شاید بدکار عورت مال پاکر اپنی بدکاری سے رُک جائے۔ اور شاید مالدار کو عبرت حاصل ہو، اور وہ بھی صدقے کی عادت ڈال لے، شاید چور مال پاکر چوری سے باز رہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے ان بندوں کی تعریف و توصیف کرتا ہے جو خیرات و صدقات کرتے ہیں اور پھر جسے دیتے ہیں اس پر احسان نہیں جتاتے، ان سے پھر جزائے خیر کا وعدہ فرماتا ہے، ان کا اجر و ثواب خدا تعالےٰ کے ذمہ ہے، قیامت کے دن ان پر کوئی خوف و خطر نہ ہوگا

اے اللہ ہم سب کو سچا بندہ بننے کی توفیق عطا ہو اور ہمارے اعمال کو قبول فرمالے، اور تیری مرضی کے مطابق ہمارے سب کام ہوں (آمین)

نثار فاطمہ

قیمتی باتیں

پھول یا کانٹا | عورت پھول بھی ہے اور کانٹا بھی، اگر اس میں حیا اور پاکدامنی کا جوہر ہے تو وہ پھول ہے، اور اگر اس جوہر سے وہ خالی ہے تو ایک چبھنے والا کانٹا ہے۔

شبنم یا شعلہ | عورت شعلہ بھی ہے اور شبنم بھی۔ اگر اس میں اخلاق و مروت کی صفت پائی جاتی ہے تو وہ شبنم ہے ورنہ وہ شعلہ ہے، جو خاندان اور گھرانے کو خاکستر بنانے کے لئے کافی ہے۔

پانی یا آگ | عورت پانی بھی ہے اور آگ بھی۔ اگر اس میں حلم و بردباری ہے تو وہ پانی ہے جو بھڑکتی ہوئی آگ کو ٹھنڈا کر سکتی ہے، ورنہ وہ آگ ہے جو جلانے کا کام کرے گی۔

رحمت یا عذاب :

عورت رحمت بھی ہے اور عذاب بھی۔ اگر اسکی زبان میٹھی اور عادت اچھی ہے تو وہ گھر کے لئے رحمت ہے، اگر زبان خراب اور عادت بُری پائی ہے تو سب کے لئے عذاب اور زحمت ہے۔

زخم یا مرہم | عورت خاندان کیلئے زخم و ناسور بھی ہے اور مرہم بھی۔ جس عورت میں احسان مندی اور عقل و خرد کی خو بو نہیں وہ اپنے گھر کیلئے زخم و ناسور ہے اور اگر اسکے اندر دانائی اور احسان مندی کی صفت پائی جاتی ہے تو زخموں کا مرہم اور ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑنے والی ہے

دیندار عورت وہ ہے:۔ جو اپنے شوہر کی اطاعت کرے، نمازوں کی پابندی کرے اور سب کے حقوق کو پہچانے۔

بااخلاق عورت وہ ہے:۔ جو اپنی زبان اور عادتوں سے سب کو خوش رکھے اور کسی کو تکلیف نہ پہونچائے۔

وہ عورت جنتی ہے:۔ جس کا دل ذکر کرنے والا ہو، جس کی زبان تمام خرابیوں سے پاک ہو، جس کی آنکھ میں شرم وحیا کا پانی ہو، جس کے شب و روز خدا کی عبادت سے معمور ہوں، جس کے اعمال شوہر اور والدین کی رضا کے باعث ہوں۔

وہ عورت عقل مند ہے:۔ جو اپنی نگاہیں نیچی رکھے، اپنی زبان کی حفاظت کرے، جاہلوں میں نہ بیٹھے، چغلی کھانے والیوں پر کان نہ دھرے غصہ کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھے۔

وہ عورت بڑی جاہل ہے:۔ جو دل میں کینہ رکھے، دوسری عورتوں سے اپنے گھر کا بھید بتائے، اپنے شوہر سے ہر وقت بدکلامی سے پیش آئے، اور بات بات پر زبان چلائے۔

خدا ہر عورت کو بااخلاق، متحمل، بردبار، خدا کی بندگی کرنے والی شوہر کی فرمانبردار، اپنے پرائے کے حقوق پہچاننے والی اور عقل مند بنائے تاکہ دنیا کی زندگی پُرسکون اور آخرت کی زندگی راحت سے بھرپور ہو۔

زنانہ نصاب تعلیم

ہمارے ہاں تعلیم کا رجحان بڑی تیزی سے بڑھ رہا ہے اور لوگ لڑکیوں کی تعلیم میں بھی دلچسپی لینے لگے ہیں، لیکن افسوس ہے ہمارے ملک میں لڑکے اور لڑکیوں کا نصاب تعلیم بالکل یکساں ہے جو ہمارے تعلیمی نصاب کی بہت بڑی خامی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری معاشرت اور ماحول دوسری قوموں سے بہت مختلف ہے، اسلام نے عورت کو بلند درجہ دیا ہے اور اسلام نے مردوں اور عورتوں کی ذمہ داریوں کو بانٹ رکھا ہے، مسلمان عورتوں کا رہن سہن، ان کی ذمہ داریاں، ماحول، سوچ بچار کا طریقہ اور تعلیم کا مقصد مردوں سے بہت مختلف ہوتا ہے، مردوں کا اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا مقصد قابل عزت ذریعہ معاش تلاش کرنا اور ملک و قوم کی معاشی و سیاسی ترقی میں حصہ لینا ہے جب کہ ہماری ۹۰ فی صد عورتوں کو تعلیم ختم کرنے کے بعد گھریلو ذمہ داریاں سنبھالنی ہوتی ہیں اور اپنے گھر اور بچوں کی صحیح تربیت کرکے ملک و قوم کی خدمت کرنی ہوتی ہے، اس لئے یہ بہت ضروری ہے کہ ہماری معاشرت اور اسلامی ماحول کے مطابق عورتوں کا تعلیمی نصاب مقرر کیا جائے، عورتوں کے نصاب میں ایسے مضامین ہونے چاہئیں جن سے ان کو اپنی آئندہ زندگی میں مدد ملے۔ مثلاً خانہ داری، دھلائی، رنگ، سلائی، دستکاری، انگلش اور حساب وغیرہ

اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارا موجودہ تعلیمی نصاب عورتوں کو ان کی گھریلو ذمہ داریاں ادا کرنے میں کوئی مدد نہیں دیتا، لڑکیوں کے لئے "ہوم اینڈ سوشل سائنز" قسم کے کالجوں کی ضرورت ہے، اس وقت پورے غربی پاکستان میں ایسے صرف تین کالج ہیں، ایسے کالجوں کی تعداد اول تو محدود ہے، دوسرے ان کی تعلیم اتنی گراں ہے کہ غریب اور متوسط الحال گھرانوں کی لڑکیاں ان کا رُخ کرنے کا حوصلہ نہیں رکھتیں۔

تعلیم سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب کو چاہیئے کہ وہ عورتوں کے لئے علیحدہ نصاب مقرر کریں تاکہ عورتیں ایسے کالجوں سے ہنرمند، دستکار اور سگھڑ بن کر نکلیں اور کامیاب زندگی بسر کرسکیں، ایسی ہنرمند لڑکیاں کم اور محدود آمدنی میں بھی اپنے گھر کو کامیابی سے چلاسکیں گی۔

اس نصاب کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ اس سے گھریلو صنعتوں کو بھی فروغ حاصل ہوگا، مثلاً موسمی سبزیاں سکھانا، پنیر بنانا، اچار مربے بنانا، موسم کے مطابق شربت اور اسکواش تیار کرنا وغیرہ، اس طرح عورتیں گھر بیٹھے اپنی گھریلو آمدنی بڑھانے کے علاوہ ملک کی معاشی حالت مستحکم کرنے میں بھی اہم کردار ادا کرسکیں گی، بیکاری اور غربت کم ہوتی جائیگی، لوگوں کا معیار زندگی بلند ہوگا اور عورتیں جو وقت لڑائی جھگڑے اور گپیں ہانکنے میں ضائع کردیتی ہیں وہ کسی بہتر مصرف میں استعمال ہوگا۔

نرسنگ کی تربیت اس لئے ضروری ہے کہ عورتوں کو چھوٹی چھوٹی اور معمولی باتوں کے لئے ڈاکٹر کے پاس نہ بھاگنا پڑے، دوسرے جنگ وغیرہ کے مواقع پر ایسی تربیت یافتہ لڑکیاں اپنے ملک کی خدمت کرنے کے قابل ہوں گی (بشکریہ روزنامہ "دعوت" دہلی)

ندائے ملت کی خاص اشاعت

صدیق حسن نمبر

جس کے مطالعہ سے آپ کے سامنے وہ شاہراہ عمل روشن ہوگی جس کی تلاش ملت کے موجودہ حالات کی پکار ہے
ایک نمونہ آپ کے سامنے آئے گا کہ کیسے اس راہ پر چلا جاتا ہے اور پھر کن خوشگوار نتائج کا ایک چمن آدمی کے سامنے کھل جاتا ہے

جسے ہو نمو کی تو فضا تنگ نہیں ہے
اے مردِ خدا ملک خدا تنگ نہیں ہے

سید صدیق حسن مرحوم جن کا انتقال ابھی حال میں (۲۰ ستمبر ۶۳ء کو) ہوا
اس شعر کی صداقت کی زندہ مثال تھے

وہ اتر پردیش کے پہلے آئی، سی، ایس آفیسر تھے ——— لیکن خدا کی شان اور اس کی دین ہے کہ موجودہ ہندوستان میں اسلام پر جینے اور مرنے کی آرزو رکھنے والوں کے لئے ایک آئی، سی، ایس کی زندگی
نشان راہ بن رہی ہے • روشنی دکھا رہی ہے • اور مایوسیوں کو صدائے لاتحزن سنا رہی ہے

ندائے ملت کے تقریباً ۶۰ صفحات پر اس زندگی کے کچھ اوراق پڑھیئے
ندائے ملت کا یہ نمبر ہندوستان کے معروف اور مقتدر مسلم اور غیر مسلم حضرات کے مضامین سے آراستہ ہوکر

۱۴ ستمبر ۶۳ء کو نکل رہا ہے

اس نمبر کی قیمت ۱/۵۰ نئے پیسے، علاوہ ڈاک خرچ • سالانہ خریداری قبول کرنے والوں کیلئے کوئی علیحدہ قیمت نہیں
ندائے ملت لکھنؤ ۱ فون:- ۲۲۵۳۴

مس ناہید ایم۔ اے۔

ڈبل نٹنگ

آج کل ڈبل نٹنگ (DOUBLE KNITTING) یعنی موٹے آٹھ یا چھ پلائی کے اون کی بُنائی کا بہت فیشن ہوگیا ہے لیکن اس کے لئے نمونہ ملنا مشکل ہوتا ہے۔ ذیل میں ایک نمونہ درج کیا جارہا ہے۔ نمونہ صرف نو پھندوں میں پڑتا ہے، ترکیب حسب ذیل ہے:۔

پہلی سلائی:۔ ایک اُلٹا سات سیدھے (پیچھے سے) ایک اُلٹا۔

دوسری سلائی:۔ ایک اُلٹا سات اُلٹے (پیچھے سے) ایک اُلٹا۔

تیسری سلائی:۔ دو اُلٹے پانچ سیدھے (پیچھے سے) دو اُلٹے۔

چوتھی سلائی:۔ ایک اُلٹا ایک سیدھا، پانچ اُلٹے (پیچھے سے) ایک سیدھا ایک اُلٹا۔

پانچویں سلائی:۔ تین اُلٹے تین سیدھے (پیچھے سے) تین اُلٹے۔

چھٹی سلائی: ایک اُلٹا دو سیدھے، تین اُلٹے (پیچھے سے) دو سیدھے ایک اُلٹا،

ساتویں سلائی:۔ چار اُلٹے ایک سیدھا (پیچھے سے) چار اُلٹے۔

آٹھویں سلائی:۔ ایک اُلٹا تین سیدھے، ایک اُلٹا (پیچھے سے) تین سیدھے ایک اُلٹا۔

یہی آٹھ سلائیاں نمونہ مکمل کرتی ہیں، نمونہ بُن کر سوئٹر وغیرہ بُن لیجئے۔

دوسرا نمونہ

یہ نمونہ بھی موٹے اُون سے بُن ڈالنے کا ہے، ویسے باریک اون میں بھی

خصوصاً لڑکوں کے پوری آستین کے سوئٹر میں خوبصورت لگتا ہے۔

صرف پانچ پھندوں کا نمونہ ہے:۔

پہلی سلائی:۔ دو اُلٹے ایک سیدھا (پیچھے سے) دو اُلٹے۔

دُوسری سلائی:۔ دو سیدھے ایک اُلٹا (پیچھے سے) دو سیدھے۔

تیسری سلائی:۔ پہلی سلائی کی طرح۔

چوتھی سلائی:۔ دو اُلٹے ایک اُلٹا (پیچھے سے) دو اُلٹے۔

پانچویں سلائی:۔ دو سیدھے ایک سیدھا (پیچھے سے) دو سیدھے۔

چھٹی سلائی:۔ دو اُلٹے ایک سیدھا (پیچھے سے دو اُلٹے۔

یہی چھ سلائیاں نمونہ پورا کرتی ہیں۔

(بہ شکریہ "حریم" لکھنؤ)

مکاتیب یورپ

از: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

۱۹ ستمبر ۱۹۶۳ء کو اسلامک سنٹر جنیوا کی دعوت پر جنیوا تشریف لیگئے اور یورپ کے مختلف ملکوں کا دورہ کیا، ان شہروں میں لندن، پیرس، گلاسکو، جنیوا، برن اور اسپین کے شہر قابل ذکر ہیں، اس سفر کے دوران مولانائے محترم نے اپنے عزیزوں اور دوستوں کو مختلف خطوط بھیجے، ان خطوط میں ان ملکوں کی دینی، اخلاقی، تاریخی اور تمدنی حالت پر سیر حاصل تبصرہ ہے، وہاں کے علمی اداروں، مشہور شخصیتوں اور قابل دید آثار و مقامات کا تذکرہ شامل ہے ..... قیمت ایک روپیہ

مکتبۂ اسلام، ۳۷ گوئن روڈ، لکھنؤ